احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 11۔ اگست 1999ء - 28 ربیع الثانی 1420 ہجری - 11- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 180

سیٹلائٹ ملاقات

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔

مومن جو امام قائم کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہوگا۔ اور اسی طرح جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہوگا۔

(بحارالانوار جلد 52 ص 391- شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی- بیروت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے نور ایماں کی شمعیں جلائے ہوئے
قافلے دور دیسوں سے آئے ہوئے غمزدہ اک بدیس آشیاں کے لئے

جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء کی ایمان افروز جھلکیاں

اطاعت کا غیر معمولی مظاہرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1999ء کی یہ ایک خاص اور غیر معمولی بات تھی کہ سارے جلسہ میں ایک بھی دن ایک بھی شخص نے کوئی نعرہ بلند نہ کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ کے آغاز سے پہلے خطبہ جمعہ میں نعروں کے بارے میں فرمایا کہ اس طرح کے نعروں کا دستور حضرت مسیح موعود کے وقت میں نہ تھا۔ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ ساری جماعت نے اس طرح غیر معمولی رنگ میں اطاعت کی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ نعروں کی جو طرز رائج ہے وہ خدا جانے 50-60 یا کتنے سال پرانی ہے۔ اور نعرے گویا جلسہ سالانہ کا لازمی حصہ بن چکے تھے۔ مگر پیارے امام کے ایک ارشاد پر جماعت نے اطاعت اور فرمانبرداری کا جو غیر معمولی مظاہرہ کیا وہ بلاشبہ جماعت کی تاریخ میں غیر معمولی الفاظ میں لکھا جائے گا۔ حضور نے فرمایا تھا کہ نعروں کی بجائے دھیمی آواز میں اللہ اکبر اور تسبیح و تحمید کی جائے چنانچہ اسی پر عمل ہوتا رہا۔

نعرے نہ لگا کر احباب جماعت نے اطاعت کا جو شاندار مظاہرہ کیا اس کا ذکر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے دوسرے دن کے خطاب سے پہلے مائیک پر آکر خصوصی طور پر کیا۔ انہوں نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ امام کا ارشاد سننے کے بعد ایک احمدی کا یہی نمونہ ہونا چاہئے۔

پارکنگ

اس دفعہ جلسہ کے شرکاء کی غیر معمولی ریکارڈ حاضری (21 ہزار) کی وجہ سے کاروں کی پارکنگ کی جگہ بھی ناکافی ہوگئی۔ لہٰذا ہمسائے میں ایک سکول کے گراؤنڈ کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ ہزارہا کاروں کی پارکنگ کا جو مسئلہ پیدا ہوا وہ برطانوی پولیس کے تعاون اور حسن انتظام سے حل ہوگیا۔

قومی پرچم

امسال بھی جلسہ سالانہ کی مارکی کے باہر ان ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے جن کے باشندے اس جلسہ سالانہ میں شامل تھے۔ ان کے درمیان ایک نمایاں جگہ پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔

اس سال کے جلسہ سالانہ میں جرمنی سے 6 ہزار کے لگ بھگ افراد شامل ہوئے۔

ایم ٹی اے کا شکریہ

ایم ٹی اے کا شکریہ کہ اس نے جلسہ سالانہ ہی نہیں دکھایا بلکہ جلسہ گاہ اور اسلام آباد کا کونہ کونہ بھی دکھا دیا۔ ایم ٹی اے کی لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق دن کے ایک بجے کے لگ بھگ ہو جاتا تھا۔ اور ایم ٹی اے کے مستعد چاق و چوبند میزبان جن میں ایک انگریز نوجوان خاص طور پر نمایاں تھے' جلسہ گاہ کے ایک ایک کونے میں سامعین و ناظرین کو لے جاتے اور جلسہ کی تیاریوں اور انتظامات کے تمام پہلو دکھاتے رہتے۔ اس میں کام کرنے والے کارکنان سے انٹرویوز بہت دلچسپ تھے۔

ایم ٹی اے نے جلسہ کے مہمانوں کے انٹرویوز کا ایک وسیع سلسلہ قائم کیا جن خاص خاص شخصیات کے انٹرویوز دکھائے گئے ان میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب' محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) امیر صاحب جماعت ہالینڈ۔ امیر صاحب جماعت غانا۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب۔ آفیشل فوٹوگرافر مکرم بشیر احمد ناصر صاحب' بیت الفضل لندن کے علاقے کے رکن پارلیمنٹ مکرم ٹونی کورمین صاحب سمیت کئی اہم شخصیات شامل تھیں۔

انتھک کارکن

جہاں ایم ٹی اے کا سارا عملہ اسلام آباد میں مقام جلسہ پر موجود تھا لندن میں ایم ٹی اے کے چند کارکن چوبیس گھنٹے موجود تھے جو اسلام آباد سے موصول ہونے والے پروگراموں کو سیٹلائٹ پر بھجوا رہے تھے اور جہاں سے یہ پروگرام پانچوں براعظموں میں مشتاقان دید کی نگاہوں کو سیراب کر رہے تھے۔ ایم ٹی اے کے چیئرمین مکرم رفیق حیات صاحب نے ان کارکنوں کی خدمات کا خصوصی طور پر شکریہ کے ساتھ ذکر کیا۔

ایم ٹی اے کے چیئرمین رفیق حیات صاحب کا بھی بطور چیئرمین یہ پہلا جلسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انٹرویوز

ایم ٹی اے کے جن اناؤنسرز نے انٹرویوز لئے ان میں مکرم ندیم کرامت صاحب' مکرم منیر الدین شمس صاحب اور ایک انگریز نوجوان قابل ذکر ہیں۔ انگریز نوجوان کا بے تکلف انداز ناظرین کو بہت بھلا لگ رہا تھا۔

تین سربراہان مملکت کے پیغامات

اس جلسہ میں تین سربراہان حکومت کے پیغامات سنائے گئے۔ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر کا پیغام رکن پارلیمنٹ مکرم ٹونی کورمین صاحب نے اختتامی خطاب سے پہلے سنایا۔

باقی صفحہ 2 پر

1883ء کا نقشہ عالم اور روحانی ضیاءپاشیوں کی بشارت

قافلہ احمدیت کی موجودہ برق رفتار اور عالمگیر فتوحات اور عظیم دینی خدمات اور مثالی قربانیوں کو دیکھ کر نگاہیں خیرہ ہیں اور ایک عالم دنگ ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس بے مثال روحانی انقلاب کی حقیقی عظمت کا تصور صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم عالم تخیل میں ایک صدی پیچھے جائیں اور اس زمانہ میں پلٹ کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بے بسی اور دردناک حالت کا بھی مشاہدہ کریں۔ آپ نے 9 فروری 1883ء کو لدھیانہ کے ایک صاحب کو اپنے دست مبارک سے لکھا کہ۔

"اس پر آشوب وقت میں ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں کہ اللہ اور رسول کی تائید کے لئے اور غیرت دینی کے جوش سے اپنے مالوں میں سے کچھ خرچ کریں اور ایک وہ بھی وقت تھا کہ جان کا خرچ کرنا بھی بھاری نہ تھا۔ لیکن جیسا کہ ہر ایک چیز پرانی ہو کر اس پر گرد و غبار بیٹھ جاتا ہے اب اسی طرح اکثر دلوں پر حُبّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے.....

سو اگر اس عاجز کی فریادیں رب العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور (.....) اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلاویں اس عاجز کے صادق دوستوں کی تعداد ابھی تین چار سے زیادہ نہیں۔"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 4-5 مرتب شیخ یعقوب علی صاحب اشاعت دسمبر 1908ء قادیان)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2-50 روپے

بقیہ صفحہ 1 کالم 3

آئیوری کوسٹ کے صدر کا پیغام وہاں کے وزیر مذہبی امور نے اختتامی خطاب سے پہلے سنایا اور غانا کے صدر جیمز رالنگز کا پیغام امیر صاحب غانا مکرم عبد الوہاب آدم صاحب نے آخری روز اختتامی اجلاس شروع ہونے سے چند منٹ پہلے سنایا۔ تینوں پیغامات کا اردو ترجمہ پیغام سنائے جانے کے بعد حاضرین کو سنایا جاتا رہا۔ آئیوری کوسٹ کے صدر کا پیغام فرانسیسی میں تھا جبکہ دیگر دونوں پیغامات انگریزی میں تھے۔

دو اہم اردو تقاریر

جلسہ سالانہ کی اردو تقاریر میں سے دو اہم تقاریر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کی اور جرمنی سے آئے ہوئے مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب کی تھیں۔ مکرم الیاس منیر صاحب کو ساہیوال کیس میں دس سال سے زائد اسیر راہ مولا رہنے کا غیر معمولی شرف حاصل رہا ہے۔ اس دوران کئی ماہ ان پر وہ بھی گذرے جب ان کو موت کی سزا سنائی گئی اور ان کو موت کی کال کوٹھڑی میں زندگی کے دن گذارنے پڑے۔ آج وہ خدا کے فضل سے جرمنی میں مربی سلسلہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

ایم ٹی اے کا پروگرام خدا کے فضل سے بغیر کسی رکاوٹ یا خرابی کے جاری رہا۔ ایک بار بھی ٹرانسمیشن میں تعطل پیدا نہیں ہوا۔

ایک مشاعرہ

جلسہ سالانہ کے پروگراموں میں پرائم ٹائم میں ایم ٹی اے نے ربوہ میں ریکارڈ کیا گیا ایک مشاعرہ بھی دکھایا جو جلسہ سالانہ کے موضوع پر تھا اس میں محترم چوہدری محمد علی صاحب، محترم مولانا نسیم سیفی صاحب، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم پروفیسر مبارک عابد صاحب، مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب، مکرم اکرم محمود صاحب، مکرم یوسف سہیل شوق صاحب، مکرم انور ندیم علوی صاحب، مکرم سلیم اختر صاحب، مکرم محمد اکبر فانی صاحب اور مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب اور لئیق احمد عابد صاحب نے اپنی منظومات پیش کیں۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

جلسہ سالانہ برطانیہ کا سٹیج ہر بار نئے انداز سے بنایا اور سجایا جاتا ہے۔ اس دفعہ سٹیج کے نیچے کی اطراف پر زرد رنگ کا خوبصورت کپڑا لگایا تھا۔ جس پر پھولوں کی جھالر تھی اور سامنے دیوار پر یعنی مقررین کی پشت کی دونوں جانب زرد کپڑے کا حاشیہ لگایا گیا تھا۔ اس دیوار پر بھی اور ڈائس کے اوپری حصے پر بھی، دونوں جگہ کلمہ طیبہ دائرے میں لکھا گیا تھا۔ پشت والی دیوار پر زرد حاشیے کے اندر دائیں اور بائیں منارۃ المسیح سفید رنگ میں بنایا گیا تھا۔ سٹیج کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں ہلال اور ستارہ بنایا گیا تھا۔ ستارہ میں خانہ کعبہ کی تصویر تھی اور ہلال میں جماعت احمدیہ کی چند اہم بیوت الذکر کی تصاویر لگائی گئی تھیں۔ اور درمیان میں ایک حدیث نبوی بھی لکھی ہوئی تھی جس کا تعلق بیوت الذکر کی تعمیر سے ہے۔

فوٹو گرافی

جلسہ گاہ میں معین فوٹو گرافر کے علاوہ کسی کو فوٹو گرافی کرنے کی اجازت نہ تھی۔ مکرم عطاء المجیب صاحب نے اس بارے میں بھی حاضرین جلسہ کو یاد دلایا کہ کوئی صاحب انفرادی طور پر فوٹو گرافی نہ کریں۔ اگر کسی کو علم نہ ہو اور وہ فوٹو کھینچنے کی کوشش کریں تو ان کو نرمی سے سمجھا کر بٹھا دیا جائے۔

مارکیز جرمنی سے آئیں

جلسہ سالانہ کی مارکیز کا ذکر کرتے ہوئے لازماً مارکی کا لفظ ہی استعمال کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس مارکی کو ہمارے ملکوں کے روایتی شامیانہ یا پنڈال سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ یہ مارکیز سفید رنگ کے نہایت مضبوط میٹریل سے بنی ہوتی ہیں۔ جس کی چھت اور دیواریں باقاعدہ کیلوں سے ٹھونک کر مضبوطی سے کھڑی کی جاتی ہیں۔ ان مارکیز کو تیار کرنے والے رضاکاروں نے بتایا کہ اس کا سامان جرمنی سے آیا۔ اور جرمنی سے ہی اس کی تنصیب کرنے والی ٹیم بھی ساتھ آئی۔ تاہم لندن سے خدام نے ان کی مدد کی اور مارکیز کی تنصیب میں ہاتھ بٹایا۔ مردوں کی مارکی سطح زمین سے 9- انچ اونچی رکھی گئی۔ کیونکہ پچھلی دفعہ بارش کے وقت پانی اندر آگیا تھا۔ مارکی میں ہوا کا انتظام کرنے کے لئے 5 دروازے بنائے گئے۔ جو گرمی کے وقت کھول دیئے جاتے ہیں۔ مارکی کے فرش پر ڈبل کارپٹ بچھایا جاتا ہے۔ اس سے بیٹھنے والوں کو سہولت ہو جاتی ہے۔ اور فرش سخت محسوس نہیں ہوتا۔

ترجمانی کا شعبہ

پچھلے جلسہ میں مختلف زبانوں کے لئے علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ اس دفعہ بڑی مارکی کے اندر ہی تراجم کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ انگریزی ترجمے کا حصہ الگ کر دیا گیا تھا۔ اور باقی زبانوں کا ترجمہ سننے والوں کو بغیر تار کا فون دے دیا گیا تھا کہ وہ جلسہ میں کسی بھی جگہ بیٹھ کر جلسہ کی تقریر کا رواں ترجمہ اپنی زبان میں سن سکتے ہیں۔

ترجمانی کے شعبہ کے انچارج مکرم منیر احمد فرخ صاحب نے بتایا کہ جب سے جلسہ سالانہ لندن میں شروع ہوا ہے وہ پاکستان سے ترجمانی کا انتظام کرنے آتے ہیں۔ ان کے ذمے ترجمانی کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی ہے اور برقی رو کے متبادل انتظام کے لئے جنریٹر کا انتظام بھی ان ہی کے سپرد تھا۔ اسی سے ایم ٹی اے کو بھی بجلی کا متبادل نظام فراہم کیا جاتا تھا۔ خدا کے فضل سے کسی بھی مرحلہ پر بجلی کی رو منقطع ہونے کا احساس پیدا نہیں ہوا۔

شعبہ ترجمانی کے مکرم منیر احمد فرخ صاحب نے بتایا کہ اس جلسہ پر 8 زبانوں میں تقاریر پیش کی جارہی ہیں جو اردو کے علاوہ انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، ترکی، جرمن اور بوسنین ہیں۔ تاہم ان کے پاس 12 زبانوں میں تراجم کا انتظام موجود ہے۔

گرما گرم چائے ہر وقت تیار

مکرم صدر الدین کھوکھر صاحب آف کراچی بھی جلسہ سالانہ لندن کا گویا ایک لازمی حصہ ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو جلسہ لندن کے آغاز سے ہی یعنی 1985ء سے ہی یہاں آرہے ہیں۔ ان کے سپرد جلسہ کے 24 گھنٹے گرما گرم چائے کی فراہمی ہے۔ انہوں نے ایم ٹی اے پر انٹرویو میں بتایا کہ ایک دیگچہ بنتا ہے تو دوسرا ساتھ تیار ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کا عملہ شفٹوں میں کام کرتا ہے اور چوبیس گھنٹہ موجود رہتا ہے انہوں نے بتایا کہ ظہر کی نماز کے بعد اور رات کو زیادہ رش ہوتا ہے۔ چائے پھیکی بناتے ہیں اور ساتھ چینی علیحدہ دی جاتی ہے تاکہ لوگ اپنی پسند کے مطابق چینی استعمال کر سکیں اور ذیابیطس کے مریضوں کو دقت نہ ہو۔

پولیس مین آرام سے بیٹھا ہے

جلسہ سالانہ کی ایک کیفیت کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس سوال و جواب میں بھی فرمایا۔ حضور نے فرمایا جہاں کہیں 20 ہزار لوگ ہوں وہاں اتنا شور شرابا ہوتا ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ پولیس ہر وقت متحرک ہوتی ہے۔ مگر اس جلسہ میں پولیس مین آرام سے بیٹھا ہے۔ کوئی بدامنی یا بدنظمی نہیں ہر طرف امن ہی امن ہے۔

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب چوہدری کو حضور ایدہ اللہ نے اس سال پہلی بار افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا۔ بطور افسر جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سال کامیاب خدمات کی توفیق بخشی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 13۔ اگست 1999ء

12-40 a.m.	تقریر از ڈاکٹر آئی۔ اے۔ ایاز
2-05 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
3-20 a.m.	اردو ادب کا احمدیہ دبستان
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن۔
5-10 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-10 a.m.	فرام دی آرکائیوز۔ تبرکات۔ تقریر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔
7-25 a.m.	اردو کلاس۔
8-30 a.m.	عربی زبان سیکھئے۔
8-55 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن۔
11-10 a.m.	کوئز۔ معلومات عامہ۔
11-40 a.m.	سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ سرائیکی ترجمہ کے ساتھ 17-4-98
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-55 p.m.	اردو کلاس۔
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
3-30 p.m.	بنگالی سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-00 p.m.	خطبہ جمعہ لائیو۔
6-10 p.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
7-10 p.m.	خطبہ جمعہ۔ دوبارہ۔
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ نسیم مہدی صاحب کے ساتھ۔
9-40 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔

ہفتہ 14۔ اگست 1999ء

12-45 a.m.	بلجیئن پروگرام۔
1-15 a.m.	طبی معاملات۔ پتہ کی بیماریاں۔
1-50 a.m.	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
2-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔ درس الحدیث۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ نسیم مہدی صاحب کے ساتھ۔
5-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-20 a.m.	خطبہ جمعہ۔ 13-8-99
7-20 a.m.	اردو کلاس۔
8-30 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے۔
8-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ نسیم مہدی صاحب کے ساتھ۔
11-30 a.m.	ماریشیس پروگرام۔
12-25 p.m.	طبی معاملات۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظمیٰ فرح صاحبہ

راہ خدا میں جان دینے والا- سچا کھرا انسان

محترم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب سابق امیر ضلع نوابشاہ

رفقائے احمد کی "جلد سیزدہم" کے صفحہ 166 پر مشہور رفیق حضرت مسیح موعود محترم مولوی رحیم بخش صاحب کا خط جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام لکھا گیا ہے' اس کا متن کچھ یوں ہے۔

"تخمیناً عرصہ چھ سات ماہ کا ہوا ہوگا جب اس خاکسار نے خواب دیکھا کہ میرے گھر اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا۔ اس کا نام عبد القدوس رکھا ہے۔ سو ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہوا۔ اس کا نام عبد القدوس رکھا ہے۔ یہ ہے لڑکا جو نذرانہ لے کر حاضر خدمت ہوتا ہے قبول فرمائیے۔"

(رفقائے احمد جلد 13 ص 166)

اس خط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار کے نانا جان محترم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب (راہ خدا میں جان دینے والے) کو ان کی پیدائش سے قبل ہی آپ کے والد محترم و بزرگ رفیق حضرت رحیم بخش صاحب نے خلیفہ وقت کے سپرد کر دیا تھا۔ اپنے محترم والد صاحب کی اسی بات کا مان اور بھرم رکھتے ہوئے آپ نے 28 ستمبر 1989ء کو بڑی بہادری اور بے خوفی کے ساتھ سچائی اور احمدیت کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ آپ کی جانی قربانی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 ستمبر 1989ء کے خطبہ میں رقت بھرے انداز میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔

"......ایک بہت ہی بزرگ ڈاکٹر' ڈاکٹر عبد القدوس صاحب کو کل نواب شاہ میں ظالمانہ طور پر (قربان) کیا گیا۔ جبکہ اس سے تھوڑا عرصہ پہلے ان کے چھوٹے بھائی کو بھی (قربان) کیا گیا تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر تھے اور دونوں کو ایک ہی طریق پر ایک ہی جتھے اور ایک ہی گروہ نے مروایا ہے اپنی طرف سے مروایا ہے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی عطا کی......"

یہ خاکسار کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ مجھے اپنے نانا جان کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو انہیں اپنے سر پر ایک شفیق اور مہربان درخت کے سایہ کی طرح دیکھا۔ میری والدہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ میرے نانا جان کی پہلی اولاد ہیں اور ان کی پیدائش کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کا نام "امۃ القدوس" اسی لئے تجویز فرمایا تاکہ وہ بھی نیکی اور دین کے راستے پر اپنے والد کے نقش قدم پر چلیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوا۔ محترم نانا جان متعدد معاملات میں والدہ صاحبہ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

خاکسار چونکہ اپنے والدین کی جڑواں اولاد ہے اسی لئے پیدائش کے فوراً بعد مجھے میری نانی جان محترمہ عظمت بیگم صاحبہ لاہور سے نوابشاہ لے گئیں جہاں والدہ صاحبہ کا میکہ اور میرا ننھیال ہے۔ چنانچہ میں شروع سے ہی نانی جان محترمہ کو "امی جی" اور نانا جان محترم کو "ابا جی" کہہ کر بلاتی۔ محترم نانا جان مثالی باپ' مثالی ڈاکٹر اور ایک مثالی انسان تھے۔ جس شفقت اور محبت کا اظہار وہ بچوں سے کرتے وہ بچوں پر اس قدر اثر انداز ہوتا کہ بچے ان سے مل کر بے حد خوش ہوتے اور ان کی صحبت میں بیٹھنا پسند کرتے اس طرح باتوں باتوں میں آپ بچوں کی تربیت فرماتے۔

اپنے مریضوں سے آپ اس قدر اخلاص کا مظاہرہ کرتے کہ مریض کی آدھی بیماری تو باتوں سے ہی ختم ہو جاتی شاید یہی وجہ تھی کہ آپ کے کلینک پر اتنا رش ہوتا کہ آپ کے جانے سے پہلے ہی کلینک مریضوں سے بھر جاتا۔ کئی مرتبہ جب آپ تھکے ہارے گھر آتے تو ابھی ٹھیک سے لیٹنے بھی نہ پاتے کہ کوئی اور مریض آجاتا یا کسی مریض کے لواحقین آجاتے کہ ڈاکٹر صاحب آپ کی ضرورت ہے فوراً چلیں اور نانا جان بغیر کسی تاخیر کے ان کے ساتھ چل پڑتے۔ بعض اوقات تو ایسے ایسے مریض آپ کے پاس آتے کہ جن کی بیماری بڑی شدت اختیار کر چکی ہوتی اور آپ جب انہیں کسی بڑے ہسپتال جانے کے لئے کہتے تو مریض انکار کر دیتے یعنی آپ کے مریضوں کو آپ پر اتنا اعتماد تھا کہ آپ کے بے حد اصرار کے باوجود آپ ہی سے علاج کروانے کو ترجیح دیتے اور پھر چند دنوں کے بعد معجزانہ طور پر تندرست ہو کر جاتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے ہاتھ میں اس قدر شفا تھی کہ سندھ کے بڑے بڑے وڈیرے بھی آپ سے علاج کرواتے اور ایسا کیوں نہ ہوتا آپ دوا کے ساتھ ساتھ دعا کے بھی قائل تھے۔ اور بے حد مصروف ہونے کے باوجود جماعتی کاموں کے لئے بہت سا وقت نکال لیتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز بیت الذکر میں باجماعت ادا کرتے اور تہجد گزار بھی تھے۔ صبح سویرے اٹھ جاتے اور سب گھر والوں کو بیدار کرتے اور نماز کی تلقین کرتے۔ نماز سے واپس آکر قرآن پاک کی تلاوت ضرور کرتے اور رات کو نماز کے بعد تفسیر کبیر اور دوسری دینی کتب پڑھتے ہوئے سو جاتے۔ آپ کے ذاتی مطالعہ میں جماعت کی تقریباً تمام اہم کتب موجود رہا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ حضور کے تمام خطبوں کی کیسٹیں بھی آپ کے پاس موجود تھیں جنہیں نہ صرف آپ خود سنتے بلکہ دوسروں کو بھی سنواتے۔ اسی طرح چلتے پھرتے دعوت الی اللہ بھی کرتے رہتے اور کئی غیر احمدی دوستوں کو وقتاً فوقتاً خلیفہ وقت سے ملوانے لے جاتے رہتے اس طرح کافی لوگوں کو ان کے طفیل قبول حق کی توفیق ملی۔

"ابا جی" کے والد محترم مولوی رحیم بخش صاحب جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے نہایت بزرگ اور نیک رفیق تھے ساری زندگی دین کے لئے وقف کر دی اور اپنی اولاد کو بھی اسی طرح کی تربیت دی۔ ان کے بارے میں ایک مشہور واقعہ جو (رفقائے) احمد میں درج ہے وہ یوں ہے کہ جب ان کی عمر 27 سال تھی تو حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کی طباعت کے تعلق میں امرتسر جاتے ہوئے بٹالہ کے راستے میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ محترم مولوی رحیم بخش صاحب کے بارے میں اس طرح کے اور بھی کئی واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جماعت کے ہراول دستوں میں موجود رہے اور اپنے کاموں سے زیادہ جماعتی کاموں میں دلچسپی لیتے۔ آپ کے بارے میں لکھنے کے لئے ایک الگ مضمون درکار ہوگا لیکن ان کے لئے (رفقائے) احمد کی یہ چند سطریں ہی کافی ہیں جو ان کی مبارک زندگی پر گہری روشنی ڈالتی ہیں کہ

"آپ حضرت مسیح موعود کے حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دائیں بازوؤں میں سے تھے اور آپ کا جنازہ خلیفہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نہ صرف خود پڑھایا بلکہ جنازے کو کندھا بھی دیا۔"

(بحوالہ (رفقائے) احمد' جلد سیزدھم)

ایسے نیک اور بزرگ انسان کا بیٹا اپنی پوری زندگی انہی کی تقلید کرتا ہوا آگے بڑھا۔ چنانچہ آپ نے ساری زندگی جماعت کی خدمت میں گزاری اور کافی عرصہ ضلع نوابشاہ کے امیر بھی رہے۔ مالی قربانیوں کے وقت کبھی کنجوسی نہ کی بلکہ دل کھول کر ہر جماعتی تحریک میں حصہ لیا۔ آپ موصی تھے اور جماعت کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ چنانچہ جام (قربانی) ہنستے ہوئے نوش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"....وہ ایسے سادہ دل اور ایسے سادہ لوح ڈاکٹر تھے کہ جانتے تھے کہ ہر دفعہ دشمن یہی طریق اختیار کرتا ہے کہ ایک مریض مرنے والا ہے اس کو دیکھنے کے لئے جاؤ اور جب انسان باہر نکلتا ہے انسانی ہمدردی میں تو بعض قاتل چھپے ہوئے اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں وہ اچانک حملہ کر کے احمدی ڈاکٹروں کو (قربان) کر دیتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے تھے ان کی (قربانی) سے چند دن پہلے مجھے ان کا خط موصول ہوا اس میں انہوں نے لکھا کہ میرا بھائی (قربان) ہوا ہے مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں جذبہ (قربانی) پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے میرا ایک بھائی (قربان) کیا ہے مگر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری ساری اولاد بھی اس راہ میں (قربان) ہوتی چلی جائے تو مجھے اس کا دکھ نہیں ہوگا اس لئے میرے لئے آپ کوئی فکر نہیں کریں......"

ان کے لئے حضور مزید فرماتے ہیں۔

"...کتنا سچا اور کھرا انسان تھا کیسے اس کے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز بلند ہوئی جب ان کی (قربانی) کی اطلاع مجھے ملی تو بے اختیار میری زبان پر قرآن کریم کی یہ آیت جاری ہوئی (-) "ان خدا کے بندوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیتوں کو پورا کر دکھایا یا جو اپنے قول اور اپنی تمناؤں میں سچے نکلے......"

اپنی (قربانی) سے کچھ عرصہ پہلے ہی جیسا کہ حضور کے خطبہ سے ظاہر ہوتا ہے آپ کے چھوٹے بھائی کو جو قاضی احمد میں ڈاکٹر تھے انہیں وہیں ان کے کلینک پر (قربان) کر دیا گیا اس پر آپ نے حضور کو ایک خط لکھا جس کی چند سطریں یہ ہیں۔

"....پیارے آقا! میرے عزیز بھائی میرے ہمدرد اور غمخوار بھائی عبد القدیر صاحب ایک بدبخت کی گولیوں سے (راہ خدا میں قربانی) کا درجہ پا گئے اور بزدل اپنی عاقبت تباہ کر گیا....."

پھر اسی خط میں یہ شعر لکھتے ہیں کہ ۔

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جاں کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

اپنے بھائی کی (قربانی) کے بعد ہر جگہ ان کا ذکر کرتے اور یہ بات ہر بار دہراتے کہ "وہ چھوٹا تھا مگر (قربانی) میں مجھ سے نمبر لے گیا" انہی دنوں آپ کو بھی دھمکی آمیز فون ملنے لگے جماعت نے آپ کو باڈی گارڈ کی سہولت بھی دی مگر آپ نے فرمایا کہ "پہلے ہی جماعت کے اخراجات بہت زیادہ ہیں میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے جماعت مزید بوجھ برداشت کرے۔" بعد ازاں جماعت کے لوگوں اور گھر والوں نے انہیں احتیاط کرنے کو کہا اور مشورہ دیا کہ مریض کو اس کے گھر دیکھنے نہ جایا کریں مگر چونکہ آپ کے دل میں حقیقتاً دکھی انسانیت کے لئے ہمدردی اور خلوص تھا اس وجہ سے آپ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دن رات اپنے کام کو فرض سمجھ کر سرانجام دیتے رہے آپ کہتے "مریض کو جو تکلیف ہوتی ہے یہ وہی جانتا ہے باقی لوگ صحیح طور پر اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ مریض کو کیا کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے" پھر کہتے کیا خبر مریض واقعی بہت بیمار ہو اور اسے میری مدد کی سخت ضرورت ہو اور فوراً مریض کو دیکھنے چل پڑتے۔

آپ کی اس خدا ترسی کا قاتلوں نے فائدہ اٹھایا اور مریض دکھانے کے بہانے آپ کو لے گئے اور گلی میں جا کر پیچھے سے فائر کر دیا گولی سیدھی دل پر لگی اور وہیں آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا (قربانی) کا شوق پورا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی (جانی قربانی) کو قبول فرمائے اور جنت میں آپ کے درجات بڑھاتا چلا جائے۔ پیارے خلیفۃ المسیح الرابع کے ان حوصلہ مند الفاظ کے ساتھ مضمون ختم کرتی ہوں کہ

".....مایوس ہونے کی ضرورت نہیں وہی نمونہ زندہ رکھنے کے لائق ہے جو ڈاکٹر عبد القدوس نے دکھایا تھا کہ کوئی (جانی قربانی) ہمیں مرعوب نہیں کر سکتی۔"

پسماندگان

آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے۔

(1) محترمہ امۃ القدوس صاحبہ آپ نانا جان کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

بات کاروں کی

الفضل کے ایک قریبی شمارے میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کا تحریر کردہ نوٹ بعنوان "تین کاریں" شائع ہوا۔ نصف صدی آج سے پہلے ربوہ میں صرف "تین کاریں" تھیں۔ اور اب "سینکڑوں کاریں" ربوہ میں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

"تین کاریں" کے عنوان نے خاکسار کو بہت کچھ یاد دلا دیا۔ جماعت احمدیہ کو کئی ملکوں اور کئی شہروں میں ان کے نفوس اور اموال اور ذرائع آمدورفت میں اللہ تعالیٰ نے جو خاص برکت دی ہے اسے دیکھنے کا موقع ملا۔ کچھ ذکر ہو جائے۔

خوب یاد ہے جب یہ عاجز نیروبی 1935ء نومبر کے آخری ہفتہ پہنچا تو ریلوے سٹیشن پر محترم سید معراج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ نیروبی خاکسار کو لینے آئے تھے۔ ان کے پاس ایک پرانی موٹر کار دو سیٹر تھی۔ ایک چھوٹی کار تھی۔ اگلی دو سیٹوں پر ہم دونوں بیٹھے۔ ان دنوں اس گاڑی کے علاوہ مکرم ملک احمد حسین صاحب کے پاس ایک پرانی فورڈ کار تھی۔ بس یہی دو تین کاریں احمدیوں کے پاس تھیں اکثر دوست بسوں پر آتے جاتے۔ احمدیہ مشن ہاؤس سے جب خاکسار کو شہر جانا ہوتا یا پوسٹ آفس جانا ہوتا تو بس پر جاتا۔ احمدی تاجروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سروں پر گٹھڑی اٹھا کر اپنی دوکانوں پر لے جاتے۔ یہ حالت تھی کاروں کی تعداد کی ان ابتدائی دنوں میں۔ لیکن کئی سال گزرنے کے بعد جب خاکسار نیروبی سے اپریل 1962ء کو روانہ ہوا تو احمدیہ بیت الذکر کا وسیع و عریض میدان کاروں سے بھرا ہوتا۔ اور احمدی تاجروں کے پاس کئی کاریں دیکھیں۔ قریباً ہر احمدی خاندان کے پاس کاریں تھیں۔ ہر قسم کی نئی اور فراخ کاریں خدا تعالیٰ نے ان کو عنایت کیں۔ اس عاجز کو محترم عثمان یعقوب صاحب نے فورڈ V8 کار بطور تحفہ بھجوائی ان دنوں کسموں کے علاقہ میں دینی مہم پر مصروف تھا۔ بعد میں بھی مختلف اوقات میں کاریں ملتی رہیں۔ یہ کار خاکسار نے ایک احمدی نوجوان بیرسٹر کو دی جو نئے نئے دارلسلام میں اپنے آپ کو رجسٹر کرانے کے لئے آئے۔ جن کے پاس ان دنوں کار نہ تھی اور قرض لے کر انگلستان گئے۔ بیرسٹری کی بعد میں انہوں نے قرض سے فراغت پائی اور بہت ترقی کی۔ انہیں خاکسار نے ان کے ابتدائی دنوں میں یہ کار پیش کردی۔ بعد میں نیروبی کے قیام میں ایک انگریز دوست مسٹر ڈی لاسن D.Lawson جن کی والدہ فرنچ تھیں۔ انہوں نے قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت اور ضروری تحقیق کے بعد احمدیت قبول کی ایک دن احمدیہ مشن تشریف لائے۔ ان کی اپنی کار مرسڈیز سیاہ رنگ کی تھی وہ عموماً جب مشن ہاؤس آتے تو اپنی کار پر آتے۔ ایک دن وہ Skoela کار پر عصر کے بعد آئے اور خاکسار سے کہا آؤ شیخ صاحب! آپ کو سیر کرا لاؤں۔ خوبصورت علاقہ نیروبی کا متھیگا کی طرف لے گئے واپسی پر مجھے کار کی چابی دی اور کہا یہ آپ کے استعمال کے لئے ہے۔ انہوں نے انگریزی میں دو کتابچے بھی لکھے۔ بات کاروں کی چل رہی تھی۔ پھر روانگی کے وقت نیروبی کے احمدیوں کے پاس بفضل خدا کاروں کی خاصی تعداد دیکھی چھوٹے سے چھوٹا خاندان بھی کار کے بغیر دکھائی نہ دیتا تھا۔ 1979ء اپریل کے آخر میں خاکسار لندن آیا امام بیت الفضل کی حیثیت سے احمدیوں کے پاس اور مشن کے پاس چند ہی کاریں تھیں لیکن دیکھتے دیکھتے ساری گریسن ہال روڈ احمدیوں کی کاروں سے بھرنے لگی اردگرد سڑکوں پر بالخصوص جمعہ کے دن یا کسی اجتماع کے دن کاریں شمار کرنی مشکل ہو گئیں۔ اور اب جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا نزول ہوا ہے اور U.K میں سالانہ جلسہ ہونے لگا ہے۔ میں خاص شوق و جذبہ سے ٹلفورڈ کے علاقہ میں اسلام آباد کے بیس ایکڑ کے میدان کو کاروں سے بھرا ہو دیکھتا ہوں اور ہر بار میں ان کاروں کی کثرت سے اپنے جذبہ ایمان میں فراوانی محسوس کرتا ہوں۔ نہ صرف اس میدان میں بلکہ اس کے ملحقہ علاقوں میں بھی احمدی کاروں کی بھرمار ہوتی ہے۔ بلاشبہ کئی سو نہیں بلکہ کئی ہزار کاریں ہوتی ہیں جن پر احمدی احباب نہ صرف لندن سے بلکہ انگلستان کے مختلف شہروں سے اپنی کاریں لے کر جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ نفوس اور اموال میں برکت نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔

انگلستان سے نومبر 1983ء میں خاکسار کو امریکہ آنے کا ارشاد ہوا۔ اس وقت خاکسار کو واشنگٹن کے ہوائی اڈہ سے ڈاکٹر بشارت منیر صاحب کی بیوک کار سیکنڈ ہینڈ پر سوار کر کے لائے تھے مشن کے پاس پرانی کار تھی جو خاکسار کے آنے سے قبل استعمال ہوتی تھی۔ یا صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے پاس اچھی قسم کی کار تھی جس پر وہ ہمیشہ مشن ہاؤس تشریف لاتے، دیکھتے دیکھتے جماعت کی تعداد بڑھنے لگی۔ جماعت کی مالی حالت اور اقتصادی حالت میں نمایاں ترقی ہوئی۔ ہر گھر میں ایک کار کیا دو دو تین تین کاریں نظر آنے لگیں۔ اب جلسہ سالانہ ہوتا ہے تو کئی سو کاریں نظر آتی ہیں۔ بیت الرحمان میں جلسہ کے دنوں میں کھلے میدان میں پارکنگ کے لئے کرایہ پر جگہ تین دن کے لئے لینی پڑتی اور اردگرد کی سڑکیں کاروں سے پُر ہوتی ہیں اور اس دفعہ جلسہ ورجینیا میں ہوا۔ وسیع وعریض پارکنگ کے کھلے میدان میں احمدیوں کی کاروں سے سارا پارکنگ بھرا ہوا نظر آ رہا۔

مارچ اپریل 1999ء میں خاکسار لاہور پاکستان میں تھا۔ عیدالاضحیہ کی تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ ماڈل ٹاؤن کی بیت الذکر میں' بیت الذکر کے سامنے کی سڑک اور اردگرد کی چاروں طرف کی سڑکیں احمدیوں کی کاروں سے بھری ہوئی تھیں۔ جن کا شمار کرنا مشکل تھا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ خدا کے مقبول مسیح موعود کا یہ دعائیہ ارشاد کس شان سے پورا ہوا کہ نفوس اور اموال میں غیر معمولی برکت دی جائے گی۔ ہم اپنے زمانہ میں دعوت الی اللہ کی جدوجہد میں پیدل اور سائیکل پر گھومتے اور سفر کرتے اب ہر مربی کے پاس بفضل خدا یہاں کار ہے اور خدا کے فضل سے وہ دعوت الی اللہ کے فریضہ کو انجام دینے میں ان ذرائع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کس قدر خدا کے مسیح کا یہ معجزانہ کلام پورا ہوا۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

ماخوذ

سورج گرہن کو دیکھنے کے لئے WHO کی ہدایات

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اس صدی کے آخری مکمل سورج گرہن جو کہ گیارہ اگست کو لگ رہا ہے کو کھلی آنکھ سے دیکھنے سے متنبہ کیا ہے۔ کیوں کہ یہ آنکھ کے پردہ کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے پبلک سے کہا ہے کہ مکمل سورج گرہن آسمان کو تاریک کر دیتا ہے اور لوگوں کو اسے دیکھنے سے احتراز کرنا چاہئے ورنہ ان کو اندھے پن کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔ سورج گرہن کو دیکھنے کے شائقین کو چاہئے کہ وہ اس موقع کے لئے خاص طور پر اس مقصد کے لئے تیار کی گئی عینکوں کا استعمال کریں۔ ورنہ سورج کی انفراریڈ (Infra-Red) اور الٹرا وائلٹ (Ultra Violet) شعائیں ان کی آنکھوں کو چند سیکنڈ میں ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ آنکھوں کے لنز (Lens) ایک طرح کے (MagnifyingGlass) ہوتے ہیں۔ یہ اس چیز کی جسے ہم دیکھ رہے ہیں انتہائی چھوٹی شکل آنکھ کے پردہ پر بناتے ہیں اور اس کی مجتمع کرنے کی طاقت تقریباً دس ہزار گنا ہوتی ہے۔ سورج کو ڈائرکٹ دیکھنے سے اگرچہ اس کی میعاد صرف چند سیکنڈ ہی کیوں نہ ہو جو روشنی آنکھ میں داخل ہوتی ہے وہ اتنی ہم مرکز (Concentrated) ہوتی ہے کہ آنکھ کے پردہ کے خلیوں کو جلا سکتی ہے۔ اس قسم کے جلنے کے عمل کا نتیجہ جزوی یا مکمل اندھے پن کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ عام طور پر لوگوں میں ایک فطرتی عمل ہوتا ہے کہ سورج کو ڈائرکٹ نہ دیکھیں۔ لیکن جب سورج گرہن لگ رہا ہوتا ہے تو وہ تجسس کے مادہ کے تحت یہ بھول جاتے ہیں کہ کھلی آنکھ سے ایسے وقت میں سورج کو دیکھنا کتنا خطرناک ہوتا ہے۔ عام طور پر ایسے مواقع پر لوگ دھلی ہوئی فلم یا کالے شیشے میں سے گرہن کے وقت سورج کو دیکھنا محفوظ سمجھتے ہیں لیکن یہ بالکل غلط بات ہے اور سورج گرہن کے وقت نظر کو محفوظ رکھنے کے لئے صرف ان عینکوں کو ہی استعمال کیا جانا چاہئے جو اس خاص مقصد کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

پاکستان کے اکثر علاقون میں یہ سورج گرہن جزوی طور پر دیکھا جا سکے گا۔ لیکن کراچی اس مقصد کے لئے بہترین مقام ہو گا۔ اس کے علاوہ ٹھٹھہ جاتی- حیدر آباد اور لسبیلہ میں بھی مکمل سورج گرہن ایک منٹ اور تیرہ سیکنڈ کے لئے ہو گا جب ان علاقوں میں مکمل تاریکی چھا جائے گی۔

کراچی میں سورج گرہن کا عمل 4:18 پی ایم پر شروع ہو گا۔ اور 6:27 پی۔ ایم۔ پر ختم ہو جائے گا۔ جبکہ کراچی میں انتہائی سورج گرہن 27ء 5 پی۔ ایم پر واقع ہو گا۔

ہندو مائتھالوجی کے مطابق نئے پیدا ہونے والے بچوں کے جسموں پر پیدائش کے وقت مختلف نشانات عام طور پر سورج گرہن کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اسی لئے حاملہ عورتوں کو منع کیا جاتا ہے کہ وہ سورج گرہن کو ہرگز نہ دیکھیں لیکن آج کے ماہرین فلکیات کے مطابق یہ سب باتیں غلط ہیں اور سوائے آنکھوں کو نقصان پہنچانے کے اور کوئی اثر سورج گرہن کا انسانی جسم پر نہیں ہوتا۔

امریکہ کے ادارہ "ناسا" کے مطابق اس سورج گرہن کا مکمل مظاہرہ ایران کے شہر اصفہان میں ہو گا جہاں امید کی جاتی ہے کہ 96 فی صد آسمان مکمل طور پر صاف ہو گا۔

اس صدی کے آخری مکمل سورج گرہن کو دیکھنے کے سلسلے میں ایران میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں تقریباً یک صد فلکیات کے ماہرین شامل ہوں گے۔ ان میں امریکہ' ہالینڈ' آذربائی جان' ازبکستان' فرانس اور جاپان کے ہیت دان بھی شمولیت اختیار کریں گے۔ یہ کانفرنس 8 سے 12۔ اگست کو ہو گی۔

پنجاب میں جزوی سورج گرہن کا نظارہ شام تقریباً ساڑھے پانچ بجے سے کیا جا سکے گا۔ جب لاہور سے راولپنڈی۔ اسلام آباد تک اندھیرا چھا جائے گا۔ کیونکہ ان علاقوں میں سورج کا 80 فی صد حصہ چاند کے پیچھے ہو گا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

زمین و آسمان کے عجائبات

خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی یہ کائنات کتنی وسیع ہے۔ جس طرف نظر دوڑائیں انتہا ہی نظر آتی ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی مخلوقات (Microcosm) سے لے کر بڑی سے بڑی چیز (Macrocosm) تک حیرت انگیز طور پر اپنے کمال کو پہنچی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عملی تفسیر معلوم ہوتی ہے کہ اے انسان تو دنیا کی وسعتوں میں بار بار ادھر ادھر نظر دوڑا۔ تیری نظر تھکی ہوئی واپس آئے گی لیکن تجھے خدا تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی رخنہ دکھائی نہ دے گا۔

Microcosm

چیونٹی کی سرخ رنگ کی قسم انتہائی چھوٹی ہوتی ہے لیکن بے شمار جانور ایسے بھی ہیں جو اس سے بھی کہیں چھوٹے ہیں میں خوردبینی حیات از قسم بیکٹیریا اور وائرس کی بات نہیں کر رہا بلکہ عام دنیا میں پائے جانے والے چھوٹے جانور جو آنکھوں سے دیکھے جاسکتے ہیں اور باقاعدہ اپنے دفاع کی تدبیروں کے ساتھ ساتھ دوسرے جانوروں کا شکار کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ ان جانوروں کے ہماری طرح کے جسمانی اعضاء ہوتے ہیں دیکھنے، سونگھنے، سننے اور محسوس کرنے کی حسیں ہوتی ہیں۔ اندرونی اعضاء از قسم معدہ، دل پھیپھڑے وغیرہ ہوتے ہیں۔ نظام تنفس۔ بول وبراز اور تولیدی جبلتیں اور ہر قسم کا جسمانی نظام حتیٰ کہ آنکھوں کے مختلف حصے اور خون گردش کرنے کے لئے باریک رگیں اور محسوس کرنے کا عصبی تاروں کا جال۔ غرضیکہ پورا جسمانی نظام موجود ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض جانور تو اتنے چھوٹے ہیں کہ عام بینائی والے آدمی کو آسانی سے نظر بھی نہیں آسکتے۔ تو پھر ان کا اندرونی نظام کس قدر باریک ہوگا؟ سوچ کر عقل چکرا جاتی ہے۔

Macrocosm

اب اس کے برعکس نظر ڈالیں۔ ہماری زمین کتنی وسیع و عریض ہے
سمندروں کی گہرائی جو سات میل تک ہے۔ پہاڑوں کی اونچائی جو ساڑھے پانچ میل تک ہے اور ان سمندروں اور پہاڑوں اور براعظموں کی لمبائی چوڑائی جو ہزاروں میلوں تک پھیلی پڑی ہے۔ کا احاطہ ہی نہیں کرسکتے۔ لیکن یہ زمین ہمارے سورج کے گرد گھومنے والے ننھے منے 9 سیاروں میں سے ایک ہے اور وہ بھی انتہائی چھوٹے سیاروں میں سے ایک۔ مثلاً مشتری سیارہ ہماری زمین سے 220 گنا بڑا ہے اور زحل سیارہ بھی مشتری کے قریب قریب سائز میں ہے۔ فاصلہ کے لحاظ سے دیکھیں تو ہماری زمین سورج سے صرف نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے جبکہ ایک اور سیارے پلوٹو Pluto کا فاصلہ سوا چار ارب میل ہے اور اس سے دوسرے نمبر پر قریب ترین سیارے نیپچون Neptune کا سورج سے فاصلہ ڈھائی ارب میل ہے۔ سائز کے لحاظ سے سورج اتنا بڑا ہے کہ ہماری زمین جیسی 13 لاکھ زمینیں اس میں سما جائیں۔ اور اس کا اندرونی درجہ حرارت ڈیڑھ کروڑ درجہ سنٹی گریڈ ہے جبکہ صرف 100 درجہ سنٹی گریڈ پر پانی کھولنے لگتا ہے اور کسی بھی تنور کا اندرونی درجہ حرارت تین ساڑھے تین سو سنٹی گریڈ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔

لیکن اتنا بڑا سورج کائنات کے ان گنت دوسرے سورجوں کے مقابل پر ایک "زرد بونا" کہلاتا ہے یعنی سائز میں اتنا چھوٹا کہ اس جیسے ایک ارب سورج دوسرے ایک سورج کے اندر سما جائیں اور کھربوں سورجوں کے باہم جمع ہو جانے سے جو ایک فیملی بنتی ہے اور جسے کہکشاں کہا جاتا ہے۔ اس کہکشاں جیسی اربوں کھربوں کہکشائیں اس کائنات میں موجود ہیں۔ اور توانائی میں ہمارا سورج اتنا کمزور ہے کہ اسے زرد کہا جاتا ہے۔ اس سے کہیں بڑے لاکھوں سورج کائنات میں آئے دن بنتے اور ختم ہوتے چلے جارہے ہیں۔ صرف ایک سورج کے دھماکے سے پھٹنے کے نتیجہ میں جو ایٹمی توانائی خارج ہوتی ہے وہ ہمارے زمین پر بننے والے طاقتور ترین ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اگر کروڑوں کی تعداد میں یکدم اکٹھے چلا دئے جائیں ان کی توانائی سے بے حد و حساب زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن کائنات اتنی وسیع ہے کہ ایسی بے پایاں توانائی چپکے سے فضا میں پھیل کر تحلیل ہو جاتی ہے اور ہمیں کانوں کان خبر نہیں ہوتی۔ یہ ہے اس کائنات کا Macrocosm جو خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے تابع ایسی روانی اور عمدگی سے کام کرتا چلا جارہا ہے کہ ایک ایک سورج کی عمر اربہا ارب سال ہونے کے باوجود اور ہر سورج کا اپنے سے قریبی کسی دوسرے سورج کے ساتھ باہمی کشش کا رابطہ اور ہر سورج کا اپنے گرد گردش کرنے والے سیاروں کے کنبہ کو ساتھ لے کر (ہمارے سورج کے گرد 9 سیارے اور پھر ان سیاروں کے گرد 57 سیارچے گردش کر رہے ہیں) اپنے سے بڑے مرکز کے گرد گھومتے چلے جانا اور اس طرح اس تمام کائنات کا بالآخر سب سے بڑی کسی اکائی کے گرد گردش کرنا اور عین وقت مقررہ کے بعد ختم ہو کر فضا میں تحلیل ہو جانا خود خدائے بزرگ و برتر کی واحدانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس کی ہر سطح پر تخلیق کا بے عیب اور اتم و اکمل ہونا ظاہر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی ایک تخلیق
انسان کی صلاحیتیں

خود انسان بھی خدا تعالیٰ کی تخلیق کا حصہ ہونے کے ناطے اس کی تمام تر صلاحیتیں بھی دراصل خدا تعالیٰ کی تخلیق کا پرتو ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے ایسی عقل و فہم عطا فرمائی ہے کہ وہ قوانین قدرت کا صحیح ادراک کرنے کے نتیجہ میں ان قوانین کو استعمال کرتے ہوئے نت نئی دریافتیں اور ایجادات کرتا رہتا ہے جن کی تفصیل بہت طویل ہے۔ اس جگہ صرف کائنات کی وسعتوں میں جھانکنے کی انسانی کاوشوں کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہونے کے ناطے انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے Microcosm اور Macrocosm دونوں سطحوں پر کمالات دکھانے کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ کلائی کی گھڑی اور اس سے بھی چھوٹی بے شمار مشینوں میں اتنے چھوٹے سائز کے پیچ استعمال ہوتے ہیں کہ عام بینائی والا آدمی انہیں دیکھ بھی نہیں سکتا۔ بایں ہمہ ان پیچوں کی چوڑیاں بنانا اور جس سوراخ میں وہ لگتے ہیں ان پیچوں کے حساب سے اس سوراخ کے اندر وہ چوڑیاں بنانا اور اس طرح مشین کے پرزے فٹ کرنا۔ اسی طرح انتہائی چھوٹے سائز کے سپرنگ بنانا جن سے مشینوں کو آٹومیٹک بنایا جاتا ہے۔ یا الیکٹرانک آلات کے چپس Chips جو انتہائی چھوٹے ہونے کے باوجود ہزاروں کام بیک وقت اپنے اندر لئے ہوتے ہیں اور اسی طرح کمپیوٹرز میں استعمال ہونے والی ڈسک Disc یہ سب Microcosm کی ادنیٰ مثالیں ہیں اور ان سب میں آئے دن نت نئی ترقی ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس کے بالمقابل دوسری طرف Macrocosm کی دنیا میں نظر دوڑائیں تو وہاں بھی انسان کے کمالات انتہا کو چھوتے نظر آتے ہیں۔ آسمان کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی اجرام فلکی کی کائنات کا کھوج لگانے کے لئے انسان نے کیسے کیسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔

اجرام فلکی کا مشاہدہ

جب ہم کھلی آنکھ سے رات کے اندھیرے میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں کروڑوں ستارے جھلملاتے نظر آتے ہیں۔ جب ہم اس مقصد کے لئے بنائی گئی خاص دوربینوں کے ذریعے جن کی لمبائی 50 فٹ کے لگ بھگ اور عدسے کا قطر 8 فٹ تک ہوتا ہے آسمان کو دیکھیں تو ہمیں پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ ستارے نظر آئیں گے جو پہلے سے کہیں زیادہ روشن اور بڑے ہوں گے، چاند اور دیگر سیاروں کی اندرونی بناوٹ صاف نظر آئے گی۔ لیکن زمین کے اوپر بیسیوں میل موٹی گرد و غبار اور گیسوں کی تہہ ہونے کی وجہ سے دوربین اپنا پورا کام نہیں کر سکتی۔ لہٰذا دوربین کو کسی اونچے پہاڑ پر رصدگاہ میں فٹ کیا جاتا ہے جہاں فضا نسبتاً زیادہ صاف ہو۔ مثلاً ہوائی میں 13796 فٹ کی اونچائی پر اس مقصد کے لئے دوربین لگائی گئی ہے۔ لیکن چونکہ فضا اس سے بہت اوپر تک ہے اس لئے جہازوں میں دوربین فٹ کر کے بطور رصدگاہ کے استعمال کیا گیا جو بارہ میل کی بلندی تک جاسکتے تھے کیونکہ اس سے اوپر ہوا بہت ہلکی ہو جانے کی وجہ سے جہاز زیادہ اوپر نہیں جا سکتا۔ مزید اونچائی تک جانے کے لئے غبارے استعمال کئے گئے جن میں ہیلیم (Helium) گیس بھری ہوتی تھی یہ غبارے 30 میل کی بلندی تک پہنچے۔ اس کے بعد راکٹ استعمال کئے گئے جو 300 میل سے بھی زیادہ بلندی تک جاسکتے تھے لیکن اس سے اگرچہ فضا کی رکاوٹ کا مسئلہ تو حل ہو گیا لیکن مشکل یہ تھی کہ اس طرح بہت کم وقت کے لئے سائنسدان اپنا مشاہدہ جاری رکھ سکتے تھے تاہم ان ذرائع خصوصاً راکٹ کے ذریعہ سے بہت سی قیمتی معلومات جمع ہوئیں جو اس سے قبل ممکن نہ ہو سکی تھیں۔ بالآخر مصنوعی سیاروں کا تاریخ ساز زمانہ آیا جن کی بدولت نہ صرف خلا میں بہت اوپر جا کر کئی کئی ماہ تک لگاتار ریسرچ کا کام کیا جا سکتا ہے بلکہ دوسرے سیاروں پر پہنچ کر وہاں کی مٹی کے نمونے حاصل کر کے ان سے نہایت بنیادی نوعیت کی اہم معلومات حاصل کی گئی ہیں اور ان سیاروں کی بدولت انسان کو کائنات کی بناوٹ، عمر، درجہ حرارت، موسمی حالات اور ایسی ہی بیش قیمت معلومات حاصل ہوتی ہیں اور اب ہمارا علم صرف قیاسات پر مبنی نہیں رہا بلکہ بہت حد تک سائنسی اعتبار سے ٹھوس اور قطعی بنیادوں پر قائم ہے اور بہت سے پچھلے مفروضے غلط ثابت ہو کر صحیح صورت حال سامنے آئی ہے۔ ان مصنوعی سیاروں میں پہل تو روس نے کی تھی مگر بعد ازاں فنڈز کی کمی کی وجہ سے وہ اپنے تجربات جاری نہ رکھ سکا اور امریکہ اس میدان میں آگے نکل گیا۔

خلائی جہازوں کے کارنامے

ان خلائی جہازوں کی بدولت انسان ایک سے زیادہ مرتبہ چاند پر اتر کر وہاں تجربات کرنے کے علاوہ وہاں کی مٹی اور پتھروں کے نمونے زمین پر لا چکا ہے جن پر تحقیق سے بے شمار قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں چاند کے علاوہ زمین کے ساتھی 8 سیاروں میں سے 7 سیاروں پر غیر انسان بردار خلائی جہاز اتر چکے ہیں اور آٹومیٹک مشینوں سے زمین کی کھدائی کر کے ان نمونوں کی تصاویر اور دیگر سائنسی تجزیے کی تفصیلی رپورٹیں زمین پر اپنے اپنے مرکز کو بھیج چکے ہیں ان میں روس اور امریکہ دونوں کے سیارے شامل ہیں۔ زہرہ سیارہ کا درجہ حرارت 455 سنٹی گریڈ (جو تنور کے اندرونی درجہ حرارت سے زیادہ ہے) ہونے کے باوجود وہاں روس کا خلائی جہاز اتر کر سائنسی معلومات زمین تک بھیج چکا ہے۔ نیپچون Neptune سیارہ زمین سے اڑھائی ارب میل کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود خلائی جہاز وہاں اتر کر معلومات بھیج چکا ہے۔ سورج کے قریب ترین سیارہ عطارد پر بھیجا جانے والا خلائی جہاز سورج کے گرد چکر لگانے اور قیمتی معلومات جمع کرنے کے بعد عطارد پر اترا تھا اور راستہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زہرہ سیارہ کے بارے میں بھی قیمتی تصاویر اور معلومات جمع کرتا گیا تھا۔ اس طرح خلائی جہازوں کے سلسلہ میں انسان نے وہ کچھ کر دکھایا ہے جو اس سے قبل بالکل ناممکن اور ناقابل یقین سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں جو بیش قیمت اور یقینی معلومات حاصل ہوئی ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں جو یقیناً عجائبات قدرت ہیں۔

نیبولا Nebula

یخ بستہ وسیع و عریض خلا میں منجمد گیسوں اور گردوغبار کے ذرات کے بڑے بڑے بادل ادھر ادھر بکھرے پڑے ہیں۔ جو کسی کہکشاں کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔ جس طرح شہاب ثاقب کے جھنڈ کے جھنڈ خلا میں تیرتے پھرتے ہیں اور جس طرح مریخ اور مشتری کی درمیانی پٹی میں ایک میل سے لے کر 120 میل تک کے حجم کے بڑے بڑے پتھر جنہیں Asteroids کہا جاتا ہے بے انتہا تیز رفتاری کے ساتھ زمین کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ اسی طرح منجمد گیسوں کے بڑے بڑے بادل جن میں سے کچھ کسی پرانے سورج کے تباہ ہو جانے کے نتیجہ میں اس کا ملبہ ہیں اور نئے سورج کے بننے کے عمل میں خام مال کا کام کرتے ہیں خلا میں موجود ہیں انہیں نیبولا Nebula کہا جاتا ہے جب کوئی سورج اپنی گردش کے دوران ان کے اتنا قریب آجاتا ہے کہ اس کی شدید حرارت اس بادل پر اثر کرنے لگتی ہے تو وہ ذرات باہم مل کر سکڑنے لگتے ہیں۔ ان کا درجہ حرارت اتنا اونچا ہو جاتا ہے اور اندر کی طرف دباؤ اتنی شدت اختیار کر جاتا ہے کہ بادل کے مرکز میں تھرمونیوکلیئر Thermonuclear عمل شروع ہو جاتا ہے جو ہر سورج کی حرارت اور ہائیڈروجن بم کی طاقت کا اصل منبع ہے اور اس طرح ایک نیا سورج وجود میں آجاتا ہے جس میں اصل کردار ہائیڈروجن گیس کے بڑے بڑے ذخائر ہیلیم گیس میں تبدیل ہونا ہے جو انتہائی شدید دباؤ اور انتہائی اونچے درجہ حرارت پر واقع ہوتا ہے۔ ایسے نیبولا کو Emission Nebula کہا جاتا ہے۔ دوسری قسم Reflection Nebula ہے جو صرف کسی اور سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے اس کی اپنی طاقت نہیں ہوتی اور تیسری قسم کو Dark Nebula کہا جاتا ہے جس میں سے روشنی نہیں نکلتی۔

نووا اور سپرنووا

Nova and Supernova

ہر سورج کے اندر تھرمونیوکلیئر عمل کے ذریعہ سے بے انتہا حرارت اور توانائی پیدا ہو رہی ہے جو کسی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے سے نکلنے والے لاوا کی طرح سے جوش مار کر سورج کے اندر سے باہر کو گویا ابلتی رہتی ہے۔ اس کی مختلف شکلیں ہیں۔ کبھی تو یہ گیسوں کے شدید دباؤ کے ساتھ سطح سورج پر واقع Sunspots میں سے نکل کر ادھر ادھر پھیلنے کی شکل اختیار کرتی ہے جسے Solar Winds کہا جاتا ہے یہ 300 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے خلا میں پھیلتی ہیں اور زمین تک ان کے پہنچنے میں ہماری فضا اور اوزون کی تہہ رکاوٹ بنتی ہیں۔ کبھی Solar Flares کا روپ دھارتی ہے جب یکدم انتہائی تیز روشنی کی لہریں شدید حرارت کے طوفان کی طرح سطح سورج پر کسی مقام سے بلند ہوتی ہیں۔ 10 منٹ سے آدھ گھنٹہ تک یہ عمل جاری رہتا ہے اور پھر سورج نارمل ہو جاتا ہے۔ سائنس دان اس کا بڑی دلچسپی سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ یا بعض اوقات Prominence کے روپ میں روشنی اور حرارت کی لہریں سطح سورج سے بیس ہزار میل تک بلند ہو کر قوس قزح کی طرح کی شکل میں واپس سورج پر آکر جذب ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ تمام مناظر سورج کی آپے سے باہر ہونے والی بے پناہ طوفانی توانائی کا اظہار ہیں۔ کبھی یوں ہوتا ہے کہ سورج جوش میں آکر جیسے اپنی سطح کا کچھ حصہ گیسوں کی شکل میں اتار پھینکتا ہے جو شدید دباؤ سے خلا میں بکھر جاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد سورج پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اس عمل کو Nova کہا جاتا ہے۔ لیکن Supernove کا عمل سورج کی موت کا عمل ہے۔ اس میں سورج اربوں سال کے بعد اپنی اندرونی توانائی کا بیشتر حصہ خرچ کر چکنے کے بعد گویا کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس کی Core یعنی مرکز میں تو تھرمونیوکلیئر عمل جاری ہے لیکن باہر سے اندر کا دباؤ جو اندر سے باہر کے دباؤ کو متوازن کئے ہوئے تھا کم پڑ جاتا ہے۔ اس صورت حال میں سورج پھیل کر کروڑوں میل کے حساب سے بڑا ہو جاتا ہے اور اپنے اردگرد کے سیاروں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔ اس کا حجم تو بہت بڑھ جاتا ہے لیکن توانائی ہزاروں گنا کم ہو جاتی ہے۔ اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے اس صورت حال میں اس کو Red giant کہا جاتا ہے۔ یہ صورت حال کروڑوں سال جاری رہنے کے بعد بالآخر زوردار دھماکے کے ساتھ سورج پھٹ جاتا ہے اور اس کی تمام توانائی خلا میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ صرف مرکز کا چھوٹا سا حصہ باقی رہ جاتا ہے جس کو White dwarf "سفید بونا" کا نام دیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس کی باقی ماندہ توانائی بھی ختم ہو کر اس کی روشنی اور چمک دمک جاتی رہتی ہے تب اس کا نام "کالا بونا" Black dwarf ہو جاتا ہے جو دور زمین سے ایک سیاہ دھبہ نظر آتا ہے۔ اس صورت حال میں جیسا کہ اس کا مرکز صرف لوہے اور نکل سے بنا ہوا ہوتا ہے تو اس میں مزید تھرمونیوکلیئر عمل نہیں ہو سکتا اور یوں اس کا حجم سکڑنے لگتا ہے اور یہ نیوٹران سٹار بن جاتا ہے اور پھر ہوتے ہوتے اتنا چھوٹا ہو جاتا ہے کہ زمین سے نظر نہیں آسکتا۔ تب اس کا نام Black hole ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کی عجیب خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ شدید دباؤ کے تحت حجم کے مقابلہ میں اس کی کثافت اربوں گنا بڑھ جاتی ہے۔ اتنی کہ اس کے صرف آدھا انچ کے ایک کیوب (Cube) کے سائز کے ٹکڑے کا وزن ایک کروڑ نیوٹن ہوتا ہے! اور اس کی کثافت کا یہ حال ہوتا ہے کہ خود اس کی اندرونی روشنی بھی باہر نہیں آسکتی اس لئے اس کو بلیک ہول کہا جاتا ہے۔ کائنات میں خدا تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کے جلووں کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ کہیں تھرمونیوکلیئر عمل سے سورج کے اندر تصور سے بھی کہیں زیادہ طاقت پیدا ہو رہی ہے تو اس کے بالمقابل اس طاقت کو کنٹرول کرنے کے لئے کشش ثقل کی عظیم قوت موجود ہے جو سورج کے اندر سے باہر پھیلنے کے عمل کو باہر سے اندر کی طرف دھکیلنے سے متوازن بنا رہی ہے۔ جب سورج کے دھماکے کے بعد سورج کی اندرونی توانائی بہت کم رہ جاتی ہے تو باہر کی مقناطیسی قوت چاروں طرف سے اس کو اندر کی طرف دباتی ہے جس سے اس کا سائز چھوٹا ہوتا جاتا ہے اور وہ نیوٹران سورج اور اس کے بعد بلیک ہول میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جس طرح اگر ایک کمرے میں بھری ہوئی روئی کو دبا کر ایک مکعب انچ کا ٹکڑا بنا دیا جائے تو اگرچہ روئی کی جسامت کم ہو جائے گی لیکن اس کی کمیت اور وزن وہی پہلے والا ہوگا۔ اسی طرح سورج دب کر چھوٹا ہو جانے کے بعد اگرچہ اس کے حجم میں اربوں گنا کمی آجاتی ہے لیکن اس کی کمیت اور وزن وہی پہلے والا ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کے اندر بے پناہ قوت کشش پیدا ہو جاتی ہے اور گیسوں پر مشتمل یہ مادہ ٹھوس مواد میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ ننھا سا بلیک ہول ایک بہت بڑے Supergiant سورج کی گردش کا محور بن جاتا ہے اور اسے اپنے گرد گھومنے پر مجبور کر دیتا ہے گو کہ اس کا اپنا سائز چند میل سے بڑا نہیں ہوتا۔

دمدار ستارہ

جب سورج کسی منجمد گیس۔ گردوغبار اور برف کے گالوں سے بنے ہوئے بہت بڑے بادل کے قریب سے گزرتا ہے تو اس کے کچھ حصہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے جو مجتمع ہو کر دمدار ستارے کا مرکز بن جاتا ہے اور سورج کے پیچھے اس کے مدار میں چل پڑتا ہے۔ جب یہ گول ستارہ سورج سے تقریباً پچیس کروڑ میل کے فاصلہ پر پہنچتا ہے تو اس کی حرارت سے اس کا مواد پگھل کر اس کا سر اور پھر دم بن جاتی ہے۔ دم کا رخ ہمیشہ سورج کی جانب سے دوسری طرف ہوتا ہے جو سورج کی Solar Winds کا اس ستارے کی گیسوں کو دھکیلنے کا نتیجہ ہے اس کی دم کی لمبائی دس کروڑ میل تک ہوتی ہے۔ اور اس کی تین اقسام ہیں۔ کچھ 3 سے 25 سال کے عرصہ بعد نمودار ہوتے ہیں۔ کچھ 25 سے 2000 سال کے عرصہ بعد اور کچھ سینکڑوں ہزاروں سال کے بعد پھر نمودار ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

سب سے بڑی بیٹی ہیں اور خاکسار کی والدہ ہیں۔ آپ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔

(2) محترم عبدالقیوم خان صاحب اس وقت آپ نانا جان کے بیٹوں میں سب سے بڑے ہیں اور کافی سال اپنی زندگی سیرالیون وقف کر کے پاکستان آگئے ہیں یہاں آکر انہیں اب تک کوئی مستقل روزگار نہیں ملا آپ نوابشاہ سندھ میں مقیم ہیں اور شادی شدہ ہیں۔

(3) محترم عبدالشکور خان صاحب آپ بھی شادی شدہ ہیں اور بسلسلہ ملازمت زیادہ عرصہ کوٹری میں رہتے ہیں ہفتے میں ایک مرتبہ نوابشاہ اپنی فیملی کے پاس آتے ہیں جہاں ملازمت کرتے ہیں وہاں احمدیت کی وجہ سے مخالفت بہت زیادہ ہے چنانچہ کافی عرصہ سے ترقی رکی ہوئی ہے۔

(4) محترم عبدالماجد خان صاحب آپ اپنی فیملی کے ساتھ کراچی میں مقیم ہیں۔

(5) محترمہ امتہ السبوح صاحبہ آپ کی شادی ربوہ ہوئی ہے چنانچہ آپ وہیں رہتی ہیں۔

(6) محترم عبدالبصیر خان صاحب آپ نانا جان کی سب سے چھوٹی اولاد ہیں اور آجکل اپنی فیملی کے ہمراہ ربوہ میں ہی مقیم ہیں قومی ایئرلائن کے آفس میں کام کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

اس مکمل سورج گرہن کے بعد یورپی ممالک میں مکمل سورج گرہن 2081ء سے پہلے نظر نہیں آئے گا۔

برطانوی شہریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سورج گرہن کے دوران مویشیوں اور ہلکے طیاروں سے دور رہیں۔ کیونکہ مویشی دن میں رات ہوتے دیکھ کر گھبراہٹ میں ٹکر مار سکتے ہیں۔ اسی طرح چڑیا گھروں کی انتظامیہ نے ہاتھیوں اور دوسرے جانوروں کو پنجروں میں رکھنے کے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ پائلٹوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سورج گرہن کے وقت طیارے اڑانے سے گریز کریں۔ کیونکہ اس وقت فضا میں کوئی حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔ برطانوی اخبار سن نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ روزانہ پانچ گاجریں کھائیں۔ تاکہ اندھیرے میں دیکھنے کی ان کی صلاحیت میں اضافہ ہو سکے ماہرین کے مطابق لوگوں کو سورج گرہن کا نظارہ ٹی وی پر کرنا چاہئے ایکس ریز فلم بھی اس معاملے میں محفوظ نہیں بلکہ نظر کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

"آریہ مذہب کی حقیقت"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ تقریر 28۔دسمبر 1907ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ارشاد فرمائی۔ اسی روز نماز ظہر و عصر کے بعد بیت اقصیٰ قادیان میں حضرت صاحب نے "دوسری تقریر" فرمائی جو البدر اخبار میں شائع ہوئی۔ اس تقریر میں حضرت صاحب نے آریہ مذہب کے غلط عقاید 'تناسخ' وید اور یوگ کی حقیقت واضح فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 16۔اگست کو ہوگا

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو 16۔ اگست 99ء بروز سوموار بوقت 7 بجے صبح ہوگا۔ امیدواران کو انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بھجوا دی گئی ہے۔ للذا جو امیدواران داخلہ کی شرائط پر پورا اترتے ہیں وہ مقررہ وقت پر دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جائیں۔

1۔ داخلہ کے انٹرویو کے لئے اصولاً" عمر کی حد میٹرک پاس کے لئے 17 سال اور ایف اے ایف ایس سی کے لئے زیادہ سے زیادہ 19 سال مقرر ہے۔

2۔ تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

3۔ امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

4۔ اگر میٹرک میں تھرڈ ڈویژن یا کمپارٹمنٹ ہے تو انٹرویو اور داخلہ نہیں ہوگا۔ تشریف نہ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ محترم محمد بشیر خان صاحب گلگتی ابن حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی صاحب گردوں کی تکلیف اور بلڈ پریشر کی تکلیف کے باعث شدید علیل ہیں۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سعیدہ بیگم اہلیہ عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان عرصہ تین سال سے مختلف ذہنی اور جسمانی عوارض سے علیل ہیں۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم قوی سلطان صاحب ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ ویگن لاہور سے ساہیوال جاتے ہوئے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے اور سر پر چوٹ لگنے کے باعث تاحال بے ہوش ہیں۔ اور جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب سے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ بیچلرز کرنے والے طلبہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ جن طلبہ نے B.s.c/B.A کیا ہوا ہے انہوں نے ان میں سے ایک مضمون ضرور پڑھا ہو۔ میتھ۔ شماریات۔ معاشیات۔ فزکس۔ پروگرام کا دورانیہ ایک سال کا ہے۔ اور داخلہ کی بنیاد داخلہ ٹیسٹ۔ سابقہ تعلیمی ریکارڈ اور انٹرویو ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ بک شاپ سے 100 روپے کے عوض یا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام ٹریژرر یونیورسٹی ارسال کر کے منگوائے جاسکتے ہیں۔ ٹیسٹ کی تاریخ 18۔اگست ہے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے سمدھی کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عباداللہ صاحب کچلو بعمر تقریباً نوے سال 31۔ جولائی شام سوا چھ بجے اپنے چھوٹے بیٹے اور خاکسار کے داماد عزیزم ڈاکٹر محمود اللہ صاحب کے ہاں کلر کہار فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں وفات پاگئے۔

مرحوم کی اہلیہ صاحبہ آٹھ سال قبل وفات پا گئی تھیں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند عطا فرمائے۔

○ مکرم فضل الدین صاحب آف گنج مغلپورہ حال رستم پارک سمن آباد لاہور مورخہ 11۔ جولائی 99ء کو دل کے شدید حملہ کے باعث وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 12۔ جولائی کو مکرم چوہدری عبدالحمید ڈوگر صاحب نے پڑھائی اور اسی روز احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں تدفین ہوئی۔ مرحوم ایک مخلص اور وفادار احمدی تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 2

12-55 p.m. لقاء مع العرب۔
1-55 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-50 a.m. ڈینش زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. کمپیوٹرسب کے لئے۔
5-55 p.m. بنگالی سروس
8-00 p.m. کوئز۔ خطبات امام۔
8-40 p.m. حکایات شیریں۔
8-55 a.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
10-33 p.m. اردو کلاس۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدر قذافی کی پیشکش

لیبیا کے صدر معمر قذافی نے کہا ہے کہ میں مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے مثبت کردار ادا کرنے کو تیار ہوں۔ میرا دل پاکستانیوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے لیبیا کے رہنما کو نواز شریف کا پیغام پہنچایا۔ اور کہا کہ ہم لیبیا کی ثالثی کا خیر مقدم کریں گے۔

جانتے ہیں اسامہ کہاں ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اسامہ بن لادن کہاں روپوش ہے۔ آخر کار انہیں پکڑ لیا جائے گا۔ امریکہ کی سینٹ کی عدلیہ کمیٹی نے کہا ہے کہ اس شخص کو ضرور نشانہ بنائیں گے جو دنیا بھر میں دہشت گردی کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

اسامہ ٹھکانہ بدل لیتے ہیں

طالبان کے ترجمان مولوی وکیل احمد متوکل نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن مخصوص وقت کے بعد ٹھکانہ بدل لیتے ہیں۔ امریکہ افغانستان پر حملہ کر کے سنگین غلطی کرے گا۔

طالبان کے مخالف کابل کے قریب

طالبان مخالف فوجوں نے کابل سے 30۔ کلومیٹر دور اپنی پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔ شمالی اتحاد نے وادی غورین پر قبضہ کر لینے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ طالبان نے کابل کا دفاع مضبوط بنانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

اسامہ کی گرفتاری کیلئے امریکہ روس اتحاد

روس نے اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے لئے امریکہ کے مدد کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے امریکہ نے پاکستان سے مایوس ہو کر روس سے مدد مانگی تھی بعض اطلاعات کے مطابق اسامہ نے افغانستان چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور کہا ہے کہ وہ کسی اسلامی ملک میں پناہ لیں گے تاہم اس میں کچھ وقت لگ جائے گا۔

آسام میں مال گاڑی اڑادی گئی

آسام میں علیحدگی پسندوں نے مال گاڑی کو اڑا کر رکھ دیا۔ قبائلی چھاپہ ماروں نے پٹڑی پر بارودی سرنگیں نصب کر رکھی تھیں۔ چینی سے بھری ٹرین کی 5۔ بوگیاں دھماکے سے تباہ ہوگئیں۔ بھارتی وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے پھر "پراکسی وار" شروع کر دی ہے آئی ایس آئی کے کارندے پھیلا دیئے گئے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان سے نمٹنے کے لئے ہم نے منصوبہ بندی کر لی ہے۔

سونیا میم صاحب ہے

واجپائی کے اتحادیوں نے کانگریس کی صدر سونیا گاندھی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ سونیا گاندھی "میم صاحب" ہے۔ اسے بھارتی رسم و رواج کا کیا پتہ۔ دو صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے کہا ہے کہ انتخابات میں سونیا گاندھی کے غیر ملکی ہونے کو ایشو بنائیں گے۔

روسی صدر نے پھر کابینہ توڑ دی

روس کے صدر بورس یلسن نے 8 ماہ میں چوتھی بار کابینہ توڑ دی ہے اور وزیر اعظم کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے وفاقی سیکیورٹی سروسز کے سربراہ اور سابق جاسوس ولادی میر پیوٹن کو قائم مقام وزیر اعظم نامزد کر دیا ہے۔ وہ وزیر خارجہ بھی رہے ہیں۔ روسی میڈیا انہیں یس مین لکھتا ہے۔

اقوام متحدہ کا پاکستان پر الزام

اقوام متحدہ کے نمائندے برائے پاکستان لخدار براہیمی نے کہا ہے کہ پاک فوج طالبان سے مل کر جنگ لڑ رہی ہے۔ ایک فرانسیسی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ افغان بحران کے حل میں اسکے پڑوسی ملکوں کا کردار بنیادی اور اہم ہے۔

سفارت خانوں پر حملہ سے پہلے

امریکی اخبار لاس اینجلز ٹائمز نے لکھا ہے کہ افریقہ میں امریکی سفارت خانوں پر حملوں سے پہلے طالبان نے اسامہ بن لادن کو ملک بدر کر کے سعودی عرب واپس بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ دھماکے ہوئے تو خفیہ سودا ختم ہو گیا۔ پھر امریکہ نے جوابی کارروائی کر کے میزائل چلا دیئے۔

کسی کارروائی کا علم نہیں

پاکستان میں امریکی سفارت خانے کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں اسامہ کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی علم نہیں۔

چین نے پوپ پال کو روک دیا

چین نے رومن کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال کو ہانگ کانگ کا دورہ کرنے سے روک دیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ویٹی کن کی حکومت کے تائیوان کے ساتھ سفارتی تعلقات ہیں۔ تاہم چینی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ انہیں اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔

ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے کی 54ویں برسی

جاپان کے ہزاروں افراد نے جاپان کے شہر ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے جانے کی 54ویں برسی منائی۔ 25 ہزار افراد نے مجسمہ امن کے قدموں میں جمع ہو کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 10 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
11-اگست- غروب آفتاب- 7-00
12-اگست- طلوع فجر- 3-57
12-اگست- طلوع آفتاب 5-28

مجاہدین نے کپواڑہ کا محاصرہ کرلیا

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے کپواڑہ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ راشٹریہ رائفلز کا کمانڈنگ آفیسر یرغمال بنالیا گیا۔ بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر میزائلوں سے حملہ کرکے 20 فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ لشکر طیبہ کے مجاہدین نے ہائی سیکیورٹی زون سوپور کی کچہری روڈ پر گوریلا کارروائی کے دوران کیمپ پر قبضہ کرلیا۔ تہلکام میں بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر تحریک جہاد نے ون او سیون میزائیلوں سے حملہ کرکے کئی بیرک تباہ کر دیں۔ آگ بجھانے کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے۔

پاکستان اور بھارت میں پھر گولہ باری

پاکستان اور بھارت کے درمیان گولہ باری کا پھر تبادلہ ہوا جس کے نتیجہ میں مقبوضہ کشمیر میں ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ پاکستانی توپ خانے نے بٹالک اور کارگل کو منسلک کرنے والے پل کو بھی نشانہ بنایا۔

مجاہدین سے بھارتی فوجیوں کی اپیل

کارگل میں پھنسے ہوئے بھارتی فوجیوں نے انسانی ہمدردی کے نام پر مجاہدین سے اپیل کی ہے کہ راشن اور ایندھن آنے دیں ورنہ سردی سے مرجائیں گے۔ ایک بھارتی کرنل نے اعتراف کیا ہے کہ ہم کارگل سے روزانہ فوجیوں کی نعشیں اٹھا رہے ہیں۔ ہر روز اوسطاً تین فوجی بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے مر رہے ہیں۔ اگلے مورچوں تک سپلائی لائن کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ مجاہدین اپنے ٹھکانوں پر بیٹھے نشانہ بناتے رہتے ہیں۔

کراچی کو سیل کردیا گیا

ایم کیو ایم کی کراچی پریس کلب سے گورنر ہاؤس تک کی ریلی ناکام ہو گئی۔ ریلی کے شرکاء کی تعداد مایوس کن تھی۔ ریلی کا وقت تین مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ مگر ایم کیو ایم کارکنوں کو اکٹھا نہ کر سکی۔ نیشنل ہائی وے اور سپر ہائی وے کو بلاک کرکے پولیس نے ہر گاڑی کو چیک کیا۔ متعدد بسوں سے لوگوں کو اتار دیا گیا۔ اصرار کے بعد گورنر سندھ سے ملاقات کی اجازت دی گئی۔ اس موقع پر فاروق ستار نے خطاب میں کہا کہ مہاجروں پر ظلم ہو رہا ہے اعلیٰ عدالتیں کہاں ہیں۔ سینیٹر نسرین جلیل نے کہا کہ آزادی لے کر رہیں گے۔

الطاف کی پنجاب پر تنقید

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کراچی میں متحدہ کی ریلی سے فون پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب کا کنٹرول رہا تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ چھوٹے صوبوں کا استحصال بند نہ ہوا' خود مختاری نہ ملی۔ برابر کا پاکستانی نہ سمجھا گیا۔ فوج عدلیہ اور اداروں میں متوازن نمائندگی نہ ملی تو ملک ٹوٹنے سے نہیں رک سکتا۔ وقت ہے کہ محب وطن پنجابی متحد ہو کر چھوٹے صوبوں کو ساتھ رکھنے اور پاکستان کو بچانے کے لئے جدوجہد کریں۔ ملک میں دو وزیر اعظم ہیں۔ ایک وزیر اعظم تین مقبوضہ صوبوں کا ہے اور دوسرا صرف پنجاب کا جو امریکہ اور دوسرے ممالک سے معاہدے بھی کرتا ہے۔ حکمران صرف پنجاب کو ہی پاکستان سمجھتے ہیں۔

پاکستان کو اندر سے خطرہ ہے

وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ پاکستان کو بھارت سے نہیں اندر سے خطرہ ہے۔ آئی ایم ایف ہماری معاشی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ہمیں اس کی ڈکٹیشن سے نجات حاصل کرنا ہے۔

راولپنڈی میں مزدوروں کی ریلی

آل پاکستان ورکرز کنفیڈریشن نے حکومت کی مزدور دشمن پالیسیوں کے خلاف راولپنڈی میں ریلی نکالی اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی۔ تنخواہوں میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

برطانیہ نواز شریف کو ہٹائے

سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ برطانیہ نواز شریف کو ہٹا کر نئے انتخابات کی راہ ہموار کرے۔ مغرب نواز شریف کی طرف سے کارگل سے مجاہدین کو واپس بلانے کے فیصلے کی تعریف کر رہا ہے۔ پاکستان میں مذہبی انتہا پسند جماعتوں نے مظاہرے شروع کر دیئے ہیں۔ مڈلینڈ میں لیبر پارٹی کے ارکان اور پاکستانی تاجروں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی مالیاتی اداروں نے کارگل میں اتنی بڑی غلطی کے باوجود حکومت کے لئے قرضے کیوں ری شیڈول کئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر خزانہ ناکام لوٹے ہیں۔ آئی ایم ایف نے قسط دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیل اور گیس کی قیمتیں بڑھنے والی ہیں۔ نواز شریف چینی کی برآمد میں دی گئی چھوٹ کو پورا کرنے کے لئے ٹیکس لگا رہے ہیں۔

تین مجسٹریٹوں کی معطلی میں توسیع

پنجاب کے تین جیوڈیشل مجسٹریٹوں کی مدت معطلی میں تین ماہ کی توسیع کر دی گئی۔ تینوں کو کرپشن کے الزام میں معطل کیا گیا تھا۔

لاہور میں دو خود کشیاں تیسری ناکام

لاہور میں گھریلو جھگڑوں کے نتیجہ میں دو خواتین نے خود کشی کر لی تیسری عورت کی کوشش ناکام بنادی گئی۔ حالت ہسپتال میں تشویشناک ہے۔

عوام اٹھ کھڑے ہوں

تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ عوام اٹھ کھڑے ہوں۔ غداروں کی حکومت ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں۔ عدلیہ جس کا کام حکومت پر نظر رکھنا ہے وہ اسکی تابعداری کر رہی ہے۔ تمام ادارے تباہ کر دیئے گئے ہیں تمام وفاقی اختیارات رائے ونڈ منتقل کر دیئے گئے۔

دریائے سندھ میں سیلاب

مختلف دریاؤں اور برساتی نالوں میں پانی کی سطح چڑھ گئی۔ گلگت میں موسلادھار بارش کے بعد سیلاب آنے سے 7- افراد ہلاک ہوگئے۔ 5- پل سیلاب کی نظر ہو گئے۔ رنگ پور میں امدادی کیمپ قائم کردیئے گئے۔ شکر گڑھ میں بسنتر نالہ چڑھ رہا ہے۔ سیالکوٹ میں پلکھو نالے میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔

معرکہ کارگل کے مجاہدوں کو ایوارڈز

معرکہ کارگل کے مجاہدوں کو نشان حیدر سمیت 72- ایوارڈز دینے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ یہ اعلان 14- اگست کو وزیر اعظم نواز شریف ایک تقریب میں کریں گے۔ ان ایوارڈز میں نشان حیدر' ہلال جرات' ستارۂ جرات' تمغہ جرات دیئے جائیں گے۔ جشن آزادی کی سب سے بڑی تقریب 14- اگست کی صبح 10 بجے کنونشن سنٹر میں کارگل کے ہیروز کے نام پر ہوگی۔

امریکہ بھارت کے ساتھ ہے

کراچی میں اخبار کے ایڈیٹروں کو وزیر اطلاعات وزارت خارجہ کے طارق الطاف اور فوج کے بریگیڈیئر راشد نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ مسلمان ملک ہونے کے باعث کارگل کے ایشو پر پاکستان کی مخالفت کی گئی۔ امریکہ کی ہمدردیاں بھارت کے ساتھ ہیں۔ کارگل کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اجاگر کیا گیا۔ صدر کلنٹن نے ذاتی دلچسپی لینے کا وعدہ کیا۔ بھارت بحران کے ابتدائی دن سے جنگ کے لئے تیار تھا جسے پاکستان نے اپنی کوشش سے ٹالا۔

سمیع الحق گروپ فضل الرحمان کی حمایت میں

جمیعت العلمائے اسلام کے سمیع الحق گروپ نے امریکہ دشمنی میں مولوی فضل الرحمان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسامہ کا تحفظ کرنے پر امریکہ نے فضل الرحمان کے خلاف کوئی کارروائی کی تو ہم پہلی صف میں کھڑے نظر آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان تحفظ پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

لغاری کا الزام

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ کارگل کی لڑائی میں ڈائیوو کمپنی نے بھارتی فوج کو فنڈز فراہم کئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دو ہفتوں میں نواز شریف اور ان کی کابینہ کو ہٹانے کے لئے فارمولا پیش کردیں گے۔

اسامہ نے تیاری مکمل کرلی

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ اسامہ نے امریکی ٹھکانوں پر حملوں کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ اسامہ نے پوری دنیا میں اپنے جانثاروں کا جال بچھا رکھا ہے۔ ان کے حامی کسی بھی وقت امریکیوں کے خلاف حرکت میں آسکتے ہیں۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے' ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون-647434

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا